رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

خطبہ نمبر ۲۹

فی پرچہ ۱/۔

یوم:۔ چہارشنبہ ★ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۰ وفا ۱۳۳۴ھش ★ ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

گلے کی خرابی اور نزلہ کی تکلیف میں کمی ہے عام طبیعت اچھی ہے (الحمد للہ)

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق بذریعہ ہوائی ڈاک مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ ابھی تک گلے کی خرابی کی وجہ سے صحت ٹھیک نہیں۔ آواز نہیں نکلتی۔ اگر نکلے تو گلے میں درد شروع ہو جاتی ہے۔

حضور اقدس روزانہ باہر تشریف لا کر کچھ وقت چہل قدمی فرماتے ہیں۔ آج قریباً ۲۰ منٹ چہل قدمی فرماتے رہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

لنڈن ۱۳ جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج نزلہ کی ایسی صورت دکھائی دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمی کی طرف آرہا ہے۔ گو آرام نہیں آیا مگر کل سے حالت بہتر ہے۔ آج حضور اقدس قریباً نصف گھنٹہ چہل قدمی فرماتے رہے۔ اس طرح قریباً ایک میل چلے۔ عام طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ ہم بہر حال جنگ نہیں کریں گے

جنیوا کانفرنس میں روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن کی تقریر

جنیوا ۱۹ جولائی۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے "چار بڑوں" کی کانفرنس میں دنیا کے امن کے لئے ایک دو نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے ـــــ آپ نے یہ منصوبہ پیش کرتے ہوئے کہا ہم سب کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ہم باہمی اختلافات کو دور کر کے کسی سمجھوتے پر نہیں پہنچ جاتے ہم ہرگز جنگ نہیں کریں گے۔

آپ نے کہا روس اور اس کے ہمنوا تمام ممالک اس سلسلے میں پہل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مغربی ممالک بھی ایسا کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ آپ نے اپنی تجویز کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ پہلے مرحلہ پر صرف جنگ نہ کرنے کا عہد ہی کافی ہے۔ فریقین نے باہمی جو سمجھوتے اور معاہدے کر رکھے ہیں ان پر اس عہد سے کوئی اثر نہ پڑے گا۔ دوسرے مرحلہ پر ہمیں ہر قسم کے تمام فوجی معاہدوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اور غیر ممالک سے اپنی فوجیں واپس بلا لینی چاہئیں ـــــ مارشل بلگانن نے کہا روس نے آسٹریا سے جو فوج واپس بلائی ہے اسے توڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں امریکہ برطانیہ اور فرانس کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہ بھی ایسا ہی کریں ـــــ آپ نے کہا روس جرمنی کو متحد کرنے کا حامی ہے۔ اسکے بغیر یورپ کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ایٹمی طاقت پر عالمی کنٹرول کرنے کے متعلق صدر آئزن ہاور کی تجویز کی تائید کی اور کہا جب ایسا عالمی ادارہ قائم ہو جائے گا تو روس اپنے حصہ کا ایٹمی سامان اسکے حوالہ کرنے کے لئے تیار ہے

اگر مسلمان اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کا عزم کر لیں

—تو—

دنیا اسلام کے اقتصادی نظام کی افادیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتی ہے (ظفر اللہ خاں)

برسلز ۱۹ جولائی۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے بتایا ہے کہ اسلام ہی دنیا کی اقتصادی مشکلات کو پوری طرح حل کر سکتا ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے عالمی اخوت کے کمشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام دنیا میں تکھ پتی پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ وہ دنیا کی زیادہ سے زیادہ آبادی کو خوشحال دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے چند ہاتھوں میں دولت جمع ہونے پر ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ جن کی وجہ سے سرمایہ داری کبھی پنپ ہی نہیں سکتی دوسری طرف کمیونزم سے پیدا شدہ خرابیوں کا بھی اسلام نے استیصال کیا ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ گذشتہ دس برس میں دنیا کے پچاس کروڑ انسان آزاد ہوئے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش بیس کروڑ ہے۔ اگر یہ مسلمان اسلام کے اقتصادی نظام پر عمل پیرا ہونے کا عہد کر لیں تو دنیا اسلامی نظام کی افادیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتی ہے۔

دائیں ہاتھ ٹریفک کا طریق رائج کرنیکی تیاریاں

کراچی ۱۹ جولائی۔ یکم جنوری ۵۶ء سے دائیں ہاتھ ٹریفک کا طریق رائج کیا جا رہا ہے۔ کل اس سلسلے میں وفاقی دارالحکومت میں مرکزی صوبائی اور ریاستہا نمائندوں کی کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ عوام کو نئے طریق سے روشناس کرانے کے لئے وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت سے کام لیا جائے۔ ٹریفک پولیس کو خاص طور پر ٹریننگ دی جائے نیز اس طریق کو رائج کرنے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے ہر قسم کی گاڑیوں کی رفتار میں کمی کر دی جائے

مسئلہ کشمیر کے حل نہ ہونے کی تمام ذمہ داری بھارت پر ہے

کراچی ۱۹ جولائی۔ یہاں کے سیاسی حلقے پنڈت نہرو کے اس بیان پر بہت نکتہ چینی کر رہے ہیں جس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ گذشتہ آٹھ سال میں کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ ایک سیاسی مبصر نے کہا۔ اس کی ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے جس نے اقوام متحدہ اور متعدد دیگر غیر جانبدار ممالک کی کوششوں اور تجاویز کو ہمیشہ ٹھکرایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت اس امر کو خوب محسوس کرتا ہے کہ اگر بھارت کشمیر میں سے فوجیں ہٹا لی جائیں اور عوام کو آزادی کے ساتھ رائے دینے کا موقع دیا جائے تو وہ کبھی بھی بھارت کے حق میں ووٹ نہ دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مختلف بہانوں سے کشمیر میں رائے شماری کو ٹالتا چلا آرہا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء

ہستی باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اہل عقل میں ہمیشہ سے بحث چلی آئی ہے سینکڑوں داناؤں نے حق میں اور خلاف مضامین اور کتابیں لکھی ہیں۔ سب سے زیادہ موثر عقلی دلیل جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق دی جاتی ہیں۔ وہ ہم روزنامہ ملاپ دہلی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء میں سے ایک سوال اور اس کے جواب کی صورت میں درج ذیل کرتے ہیں فھو ھذا

"گیان اشٹ ناتھ دہلی۔ میرا وشواس ہے کہ ایشور نہیں ہے۔ آپ میرے اس وشواس کو دلیل سے بدل سکتے ہیں؟

ج۔ بالکل نہیں بدل سکتا۔ دلیل آخر ہے کیا؟ میرے دماغ کی اپج۔ اور میرا دماغ کیا ہے ایک چھوٹی سی چیز۔ جو اپنے مشاہدہ سے صرف وہ باتیں جانتا ہے۔ جو اس نے اپنے جیون میں دیکھیں یا محسوس کیں۔ اس سے پہلے کی صرف وہ باتیں جانتا ہے۔ جنہیں پڑھنے یا سننے کا اسے موقعہ ملا۔ اور ان کے علاوہ صرف وہ باتیں جانتا ہے۔ جنہیں اپنے گیان کے آدھار پر وہ سوچ سکا۔ لیکن یہ گیان کیا ہے؟ اس زمین پر آج جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ بھی مجھے پوری طرح معلوم نہیں آج سے لاکھوں اور کروڑوں برس بعد کیا ہوگا۔ اس کے علم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اور پھر یہ زمین جس پر رہتا ہوں۔ یہ بھی کیا ہے۔ کروڑوں میلوں میں پھیلے اس وشال نظام شمسی کا ایک چھوٹا سا حصہ۔ دوسرے حصوں میں کیا ہوتا ہے۔ چاند میں کیسے لوگ رہتے ہیں؟ منگل اور بدھ میں کون رہتا ہے؟ اور سورج سے کروڑوں میل دور برہم ستاروں میں کیا ہوتا ہے۔ یہ ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں۔ ہمارے بڑے بڑے سائنسدانوں۔ ودوانوں اور پنڈتوں کو بھی معلوم نہیں — اور پھر یہ نظام شمسی بھی کیا ہے؟ آسمان میں جتنے بھی تارے دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر تارہ ایک سورج ہے۔ ہر سورج کے گرد ہمارے ہی نظام شمسی جیسے نظام شمسی گھوم رہے ہیں۔ ننگی آنکھ سے قریباً تین لاکھ تارے نظر آتے ہیں۔ بڑی بڑی دوربینوں سے دیکھنے پر ان کی تعداد ایک کھرب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ دوربینیں بھی کیا ہیں۔ بہت بڑی بڑی دوربینیں بنائی ہیں انسان نے۔ لیکن ابھی تسلی تو نہیں ہوئی۔۔ ابھی اس وشو کا کوئی انت تو دکھائی نہیں دیا کہاں تک ہے یہ کوئی جانتا نہیں لیکن ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بنانے والا اور چلانے والا ہوتا ہے۔ اس بے انت وشو کو چلانے والا بھی کوئی ہے۔ بنانے والا بھی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک طاقت ہے۔ اسی طاقت کو ایشور کہتے ہیں۔"

(ملاپ ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

یہ واقعی ایک نہایت معقول دلیل ہے اور ان لوگوں کے لئے جو محض عقل سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت چاہتے ہیں۔ ایک مسکت دلیل ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس عقلی دلیل کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں طور پر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب۔

یعنی یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں اہل دانش کے لئے نشانات ہیں۔

قرآن کریم نے اس دلیل کو کتنے مختصر الفاظ میں وضاحت سے بیان فرمادیا ہے۔ اگر انسان اس کارخانہ ہستی پر غور کرے۔ اور اس کی حکمتوں کو سمجھے۔ تو یقیناً اس کا دل پکار اٹھتا ہے۔ کہ یہ تمام کارخانہ قدرت اپنے آپ ہستی میں نہیں آسکتا۔

یہ دلیل بے شک ایک دانشمند کو خاموش کرا دیتی ہے۔ لیکن اسکے باوجود دل میں ایک کھٹک سی ضرور رہتی ہے۔ انسان کا دل چاہتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ اس کا دماغ اس عقلی دلیل سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ مگر اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ملاپ میں اس سوال کے جواب میں جواب دینے والے کو یہ الفاظ لکھنے پڑے ہیں:۔

"اسے دکھانے اور ثابت کرنے کے لئے دلیل کہاں سے آئے گی۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ اس کمرے کی دیوار کی پرلی طرف کیا ہو رہا ہے۔ پھر اس بے انت وشو کو اور اس کے بنانے والے کو جو کھربوں برسوں سے اپنا کام کرتا ہے۔ اور کھربوں برسوں تک کرتا رہے گا۔ میں کیسے دیکھ پاؤں اور سمجھ پاؤں۔ اور اگر دیکھ ہی نہ پاؤں تو اسے ثابت کیسے کروں۔ وہ ثابت کرنے اور ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیز نہیں ہے بھائی۔ اور صرف سمجھنے اور محسوس کرنے کی چیز ہے جو سمجھتا اور محسوس کرتا ہے۔ اسکے لئے وہ ہر جگہ ہے۔ جو نہیں سمجھتا۔ ان کے لئے وہ کہیں نہیں۔ دنیا کی کوئی دلیل اسے ثابت نہیں کرسکتی۔ دلیل ایک چھوٹی سی جلتی ہوئی ماچس کی طرح ہے۔ ایشور ایک اربوں اور کھربوں میلوں تک پھیلے ہوئے کمرے کی طرح۔ اتنا بڑا کمرہ جیسے ماچس کی روشنی سے دکھائی نہیں دے سکتا۔ اسی طرح دلیل سے ایشور بھی دکھائی نہیں دیتا۔"

(ملاپ ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

مگر سوال یہ ہے کہ کیا انسانی قلب کی تسکین اور اطمینان کے لئے کوئی صحیح اور حقیقی ذریعہ نہیں ہے؟ ہم اس کا جواب خود نہیں دیتے بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے پیش کرتے ہیں۔ فھو ھذا

"چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظام جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے۔ بلکہ ہیئت اور طبعی فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھنس گئے۔ مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے۔ اور بے ہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا۔ تو بس اسی قدر کہ اعلےٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پر حکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے۔ کیونکہ یہ کہنا اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے۔ اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں۔ کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ ان کی صرف قیاسی معرفت تھی۔ جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی۔ اور نہ شکوک کو بکلی دل پر سے اٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفت تامہ کی بجھ سکے۔ جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی۔ بلکہ ایسی معرفت ناقصہ نہایت پرخطر ہوتی ہے۔ کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے۔ جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں۔ جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا۔ ہے۔ کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے۔ تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی۔ اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے۔ جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے۔ جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے۔ جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے۔ تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے۔ جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی۔ کہ ہم ایسا خیال کریں۔ کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے۔ اور اگر فلاسفر نہ ہوتے۔ تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا۔ اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے۔ کیا اس کی زبان ہے؟ یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے۔ کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا۔ کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر تمام دنیا کو نہیں دیکھتا۔ کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا۔ پس کیا ضروری نہ تھا کہ اسی طرح وہ کلام بھی کرے۔ یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم اسکے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر نہیں لگاتے۔ بے شک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالامال کرنے کو تیار ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہوگئیں۔ اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سید و مولےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۷ تا ۹۰)

خطبہ جمعہ

دنیا میں اشاعتِ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ تحریر و تقریر کے میدان میں بھی ترقی کی جائے

اپنی سستیوں کو دور کرو۔ اور تحریر و تقریر کے متعلق اپنی صلاحیتوں کو دین کی خدمت میں لگاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہر کام کے ذرائع

اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کو پیدا کرتے ہوئے ایک قانون مقرر کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک کام کے لئے ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ گویا تمام کاموں کی مثال ایک گاؤں یا ایک مکان کی سی ہے۔ کہ جن تک رسائی ان سڑکوں کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ جو وہاں پہونچنے کے لئے مقرر ہوں۔ جب تک وہاں جانے کا خواہاں ان سڑکوں کو اختیار نہیں کرتا۔ وہاں پہنچ نہیں سکتا۔ بلکہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

جسم کی نشوونما

انسان کی نشوونما کے لئے خدا نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے غذا مقرر کی گئی ہے جس سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے۔ کہ اس کے جسم کو نشوونما حاصل ہو۔ تو ضروری ہے کہ مناسب غذا استعمال کرے۔ لیکن اگر غذا کی بجائے لاکھ روپیہ کا لباس پہن لے۔ تو اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ مگر لاکھ روپیہ کی بجائے دو پیسہ کے چنے چبالے تو بھوک دور ہو جائے گی۔ اسی طرح مقوی سے مقوی اور اعلےٰ سے اعلےٰ غذائیں کھائے۔ اور خیال کرے۔ کہ ان سے اس کا جسم ڈھنپ جائیگا۔ تو یہ غلطی ہوگی۔ ستر ڈھانپنے کے لئے قیمتی اور اعلےٰ غذا کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف دو آنے گز یا اس سے بھی کم قیمت کا کپڑا ہو۔ تو اس سے ستر ڈھنپ جائے گا

روٹی پکانے سے پکیگی

اسی طرح عورت روٹی پکاتی ہے۔ اگر وہ روٹی پکانے کی بجائے کوئی اور کام کرتی رہے یا کسی چیز پر کوئی رقم یا اپنا وقت صرف کر دے۔ اور خیال کرے۔ کہ اس کی روٹی پک گئی ہوگی۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اور ایسی غلطی کرنے والی عورت کوئی نہ ہوگی۔

کھیتی کرنے سے ہوگی

اسی طرح اگر ایک زمیندار بجائے ہل چلانے کے سارا دن ڈنڈ پیلتا رہے۔ یا لکڑیاں اٹھا کر ادھر سے ادھر پھینکتا رہے۔ اور سمجھ لے کہ میں نے اتنی محنت کی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ میرا کھیت تیار ہو جائے۔ اور مجھے اناج مل جائے۔ تو اس کا یہ خیال خام ہوگا۔

کھیت میں دانہ اگانے کے لئے

ضروری ہے کہ پہلے کھیت میں ہل چلایا جائے اور پھر قاعدہ سے بیج ڈالا جائے۔ اور اس پر مناسب وقت پر پانی دیا جائے تو کھیت تیار ہوگا۔ لیکن اگر پانی کی بجائے اعلےٰ درجہ کی قیمتی شراب کے خم کے خم اس کھیت میں لنڈھا دے۔ تو کبھی اس کا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا

کام صحیح ذرائع سے ہوتا ہے

پس ہر ایک کام کے لئے قدرت نے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک انسان ان قواعد پر عمل پیرا نہ ہو۔ اس وقت تک اس کی کوشش کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ مگر اس کے باوجود لوگ چاہتے ہیں کہ وہ ان ذرائع کو جو کسی کام کے لئے قدرت نے مقرر فرمائے ہیں استعمال کئے بغیر ان کا کام سرانجام پا جائے۔ لیکن ایسے لوگ دیکھ لیں کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوگی۔ جو صبح کو اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جائے۔ اور کہے خدایا میری روٹی پک جائے۔ عورتوں کو ناقصات العقل کہا جاتا ہے یہ

ایک پُر حکمت کلمہ

ہے۔ اور بڑی صداقت ہے۔ گو اس کے معنے غلط کئے جاتے ہیں۔ بہرحال عورتوں کو کم عقل کہنے کے باوجود ان میں تو اس قسم کی باتیں نہیں پائی جاتیں۔ مگر مرد جو اپنے آپ کو عقلمند خیال کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی کام کی صرف خواہش کرنے سے وہ کام ہو جائے حالانکہ یہ جنتیوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ ہم مائیشاؤن کہ وہ جو خواہش کریں گے ان کو مل جائے گا۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ خواہش ہی منشائے الٰہی کے ماتحت ہر چیز کی کریں گے۔ جو ان کو ملتی ہوگی۔ یہ بات دنیا کے متعلق نہیں ہے۔ یہاں تو ہر ایک کام کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ چونکہ بسا اوقات لوگوں کی رشتہ داری اور حالات یا عقل کی کمزوری کا نتیجہ بعض آرزوئیں ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ ان کے لئے کام کرنے کے متعلق جو ذرائع ہوتے ہیں۔ ان کو غور سے نہ معلوم کرتے ہیں نہ عمل کر سکتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ محض خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ جب تک صحیح ذرائع کے ساتھ پوری محنت نہ کی جائے۔ اگر خواہش ہو۔ اور محنت بھی ہو۔ مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو۔ تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے۔ بلکہ اس کا کچھ بھی

مفید نتیجہ

نہیں ہوتا۔ اس لئے کام کے کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں۔ کہ اول اس کے کرنے کی خواہش ہو۔ جب تک سچی خواہش نہ ہو۔ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر سچی خواہش تو ہو۔ لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے۔ تو بھی وہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر محنت بھی کی جائے۔ لیکن صحیح اور درست ذرائع کے ماتحت نہ کی جائے۔ تو بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خواہش اور کوشش کے ساتھ صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش ضروری ہے۔ لیکن کئی لوگ ہیں جو ان باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ اور مجھے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

بغیر تدبیر دعا

مثلاً کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں۔ کہ دعا کیجئے ہمیں فلاں جائے۔ یا ہمارا فلاں کام ہو جائے۔ مگر اسکے بعد وہ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کہا اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور وہ خدا سے ملنے اور کام کے انجام پانے کے متعلق کوئی کوشش نہیں کرتے:

مشہور ہے ایک بزرگ کے پاس ایک شخص گیا۔ اور درخواست کی۔ میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ بزرگ نے کہا ہم دعا کریں گے۔ اس کے بعد وہ جس سمت سے آیا تھا۔ اس سے دوسری طرف جانے لگا۔ اس بزرگ نے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں فوج میں ملازم ہوں چھٹی پر آیا تھا۔ اب جاتا ہوں۔ دو سال وہاں رہوں گا۔ انہوں نے فرمایا پھر میری دعا سے کیا حاصل؟ جبکہ تو وہ طریق اختیار نہیں کرتا۔ جس سے کہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کام ہو جائے۔ مگر وہ کوشش نہیں کرتے۔ انکی مثال اس عورت کی سی ہے۔ جو روٹی تو پکائے نہیں مگر خواہش کرے کہ پھلکے پک جائیں۔ لیکن میں نے بتایا ہے۔ کہ عورتوں میں ایسا خیال اور ایسی خواہش کرنے والی کوئی عورت نہیں ہوتی۔ مگر تم مرد کہلانے والوں میں کئی ایسے ہیں۔ جو خواہش کرتے ہیں مگر کوشش اور صحیح ذرائع کے ماتحت کوشش نہیں کرتے۔

اشاعت اسلام کی خواہش

آج میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کی خواہش ہے۔ کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ یہ انکی خواہش سچی ہوتی ہے جس وقت وہ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک صداقت کی چمک ہوتی ہے اور انکے چہرے پر صداقت کے آثار ہوتے ہیں۔ انکی آواز انکے ہونٹ غرض ان کے چہرہ کی حالت بتاتی ہے کہ یہ بات انکے دل سے نکل رہی ہے۔ جب میں انکی یہ حالت دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ انکی یہ خواہش سچی ہے۔ لیکن اس خواہش کے ساتھ جب میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کوشش نہیں۔ تو پھر حیران ہوتا ہوں۔ کہ ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔ ساری دنیا کو اسلام قبول کرانے کا کتنا بڑا کام ہے۔ یہ ساری دنیا سے جنگ ہے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک ملک کے فتح کرنے کے لئے

کتنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے کس قدر کوشش اور محنت کی ضرورت ہے

ٹرانسوال کی جنگ

ٹرانسوال کتنی چھوٹی سی ریاست ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزوں جیسی بڑی طاقت تھی مگر ٹرانسوال والے نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کے ماتحت رہیں۔ اس لئے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس چھوٹی سی ریاست کو زیر کرنے کے لئے انگریزوں کو چار سال تک جنگ کرنی پڑی۔ بڑی بڑی قربانیاں کی گئیں اور اس عرصہ میں فوج پر فوج گئی۔ اور جرنیل پر جرنیل بدلا گیا۔ تب کہیں جا کر انگریزوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اور وہ فتح بھی ایسی کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ان لوگوں کو آزاد کرنا پڑا۔ یہ انگریزوں کا ان پر احسان نہ تھا۔ کہ انہوں نے آزادی دے دی۔ اگر وہ اتنے ہی آزادی دینے کے خواہاں ہوتے تو ہندوستان کو کیوں آزاد نہیں کر دیتے۔ ٹرانسوال کو آزادی دینے کے یہ معنے تھے کہ وہ ایسا نوالہ تھا جو ان کے گلے سے نیچے نہیں اتر سکتا تھا۔ پس وہ احسان یا رحمدلی نہ تھی۔ بلکہ وہ نتیجہ تھا ناممکن کام پر ہاتھ ڈالنے کا۔ کیونکہ جب کوئی قوم کسی کے ماتحت رہنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو اسکو کوئی طاقت اپنے ماتحت نہیں رکھ سکتی۔ یہ ایک چھوٹی سی قوم کے مقابلہ کا حال ہے۔

ہم اور ہمارے مخالفین

لیکن ہمارا جن سے مقابلہ ہے۔ وہ تم سے کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے اور تم ان کے مقابلہ میں مٹھی بھر ہو۔ پھر وہ ایسے نہیں جو یونہی میدان سے ہٹ جائیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ عیسائی یونہی تمہاری باتیں مان لیں گے۔ وہ چپہ چپہ نہیں چاول چاول بھر زمین پر تم سے مقابلہ کریں گے وہ اپنے جھوٹے عقائد کو یونہی نہیں چھوڑ دینگے۔ وہ ان کے لئے جنگ کریں گے۔ اور اس وقت تک کریں گے۔ جب تک کہ ان کی مذہبی جنگ کی طاقت نہ ٹوٹ جائے گی۔ پس عقائد کا بدلنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور یہ عیسائیوں پر ہی موقوف نہیں۔ یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں کا ہوگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ ہندو خوشی سے تمہارے ہم عقیدہ ہو جائیں گے۔ اور اپنے آپ کو اسطرح تمہارے سپرد کر دیں گے۔ کہ ہمیں اسلام سکھاؤ وہ اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے اپنا آخری پیسہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک گرا دیں گے۔ تب وہ مسلمان ہوں گے اور یہی حال سکھوں کا۔ چینیوں اور جاپانیوں کا ہوگا۔ تمہارے پاس خود بخود کوئی قوم نہیں آ جائیگی جو کہے کہ ہمیں مسلمان بنا لو ہر ایک سے مقابلہ کرنا پڑیگا

کوشش کے بعد خدا کی مدد ملتی ہے

لیکن اگر تم اسکے لئے کوشش نہیں کرتے اور وہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مقرر ہیں۔ تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ دعا ہی سے یہ کام ہو جائیگا حالانکہ دعا کوشش کے بعد ہوتی ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ یہ دیکھتا ہے کہ جو تمہارے پاس تھا وہ خدا کے لئے نکال دیا ہے۔ یا نہیں خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد جس قدر سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ مہیا کر دیتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ ان کو کچھ دیتا ہے جو پہلے جو کچھ ان کے پاس ہو۔ ان کو خرچ کر دیتے ہیں۔ دیکھو خدا کھیتوں میں بیج ڈالے بغیر غلہ پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اسی زمیندار کے کھیت میں غلہ پیدا کرتا ہے۔ جو پہلے گھر کا غلہ نکال کر زمین میں بکھیر دیتا ہے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ زمین میں غلہ بکھیرنے کی کیا ضرورت ہے خدا نے جتنا غلہ پیدا کرنا ہے۔ اس میں سے اتنا کم پیدا کر دے۔ جتنا بیج کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ اور باقی کا دیدے تو کیا اسکی یہ بات مانی جائیگی ہرگز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ پہلے خرچ کرتا ہے۔ اور پھر اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر دیتا ہے۔ یوں تو ایک ایک دانہ جو زمیندار ڈالتا ہے اسکے بدلے سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانہ ہی نہ ڈالے تو اس کو سو کی بجائے ایک بھی نہیں دے گا۔ پس خدا تعالےٰ کمی کو پورا کیا کرتا ہے۔ مگر پہلے ان چیزوں کو نکلوا لیتا ہے۔ جو ان کے پاس ہوتی ہیں

دعا کے اثر کا ظہور

میں اسباب کو مانتا ہوں اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے۔ لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود انسان پہلے محنت کرے اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

ہم چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں۔ لیکن اگر اس لڑائی کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ان کو مہیا نہ کریں۔ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں ہر حال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کے لئے صرف کر دینی چاہیئے۔ جب ہم ایسا کریں گے۔ تو خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہوگی اور ہم ہر میدان میں فتحیاب ہوں گے۔

روس کا حملہ بخارا پر

مجھے ایک واقعہ یاد کر کے حیرت کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے۔ اور افسوس بھی ہوتا ہے جب روس نے بخارا پر فوج کشی کی تو امیر بخارا نے علماء و عمائدین کو جمع کیا اور پوچھا اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ روس کی طرف سے یہ یہ شرائط پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ مفید ہیں ان سے صلح کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ روسیوں کی تعداد زیادہ اور ان کے پاس سامان جنگ بہت ہے۔ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے علماء نے جو آجکل کے مولویوں ہی کی طرح کے ہونگے۔ اسکی مخالفت کی اور مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ صلح کا پیغام مسترد کر دیا گیا اور تیاریاں شروع ہو گئیں۔ علماء اور ان کے توابع جمع ہو گئے۔ تلواریں اور نیزے اور بھالے اٹھا لئے۔ اور قرآن کریم کی آیتوں کو بطور منتر پڑھتے ہوئے روسیوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے۔ مگر جب ان کے جواب میں روسی فوج نے گولہ باری شروع کی۔ تو علماء سحر جادو ہے جادو ہے کہتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔ اس کے بعد روس نے بخارا کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو فتحیاب دشمن کیا کرتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا اسی کا کہ انہوں نے جنگ کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ نہ کی

موجودہ زمانہ کے جہاد کے لئے تیاری

اسی طرح آج بھی اگر کوئی نادان یہ سمجھے کہ یونہی کام ہو جائے گا۔ تو یہ اسکی غلطی ہوگی اس زمانہ کو خدا نے اشاعت ہدایت کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اور یہ زمانہ دلائل کا زمانہ ہے تلوار کا نہیں۔ آج جو جہاد ہوتا ہے وہ تقریر اور تحریر سے کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو شخص تلوار چلانا نہیں سیکھتا تھا۔ وہ قومی مجرم تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ تلوار سے جہاد کرنے کا تھا اور آج جو شخص تقریر اور تحریر میں مشق بہم نہیں پہنچاتا۔ وہ بھی مجرم ہے۔ آج جو شخص اپنی زبان اور اپنے قلم کو تیز نہیں کرتا وہ اس زمانہ کی جنگ کے لئے گویا نہ تلوار کو تیز کرتا ہے نہ اس کو استعمال کرنا سیکھتا ہے اسلئے اگر اس کے دل میں اشاعت اسلام کی خواہش اور تمنا ہے تو یہ سچی تمنا نہیں بلکہ جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو شخص دشمن پر فتح پانے کے لئے جاتا ہے وہ نہتا نہیں جایا کرتا۔ بلکہ جس قدر اس سے ممکن ہوتا ہے لڑائی کا سامان لے کر جاتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جو اس میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ وہ ان سامانوں کو مہیا کرے۔ جو اس میں فتح پانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے بعد خدا کی نصرت کا امیدوار رہے۔ قرآن کریم میں مقابلہ کے لئے تیاری نہ کرنیوالوں کو منافق قرار دیا گیا ہے کہ ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۳) اگر ارادہ کرتے مخالف کے مقابلہ میں نکلنے کا تو یقیناً اس کے لئے پہلے سے کچھ سامان بھی تیار کرتے چونکہ وہ تیاری نہیں کرتے۔ اسلئے معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہی نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ وہ صرف ان کی زبانی باتیں ہوتی ہیں۔ جو قوم پہلے سے تیار نہیں ہوتی۔ وہ وقت پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت اسلام کرنے کا ہے اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی تو پھر وہ اشاعت اسلام کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

تقریر و تحریر میں سستی

مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو میں نے بار بار مختلف اوقات میں ادھر توجہ دلائی ہے مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ جماعت کے احباب چندہ دینے میں چست ہیں۔ گو کئی لوگ چندے میں بھی سستی کرتے ہیں۔ مگر عموماً چندوں میں سست نہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے۔ کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں۔ وہ قلم سے کام لیں یا جو تقریر کر سکتے ہیں یا تقریر کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ وہ زبان سے کام لیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ عالم جو موقع پر حق نہ کہے۔ شیطان اخرس یعنی گونگا شیطان ہے اول تو شیطان ہی کیا کم تھا۔ اخرس فرما کر بتایا کہ وہ شیطانوں میں سے بھی ذلیل درجہ کا شیطان ہے۔ کیونکہ شیطان اپنی شیطانی باتیں تو پھیلاتا ہے۔ مگر وہ حق بیان کرنے کی بھی جرأت نہیں کرتا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا زجر ہو سکتی ہے۔ جو ایسے لوگوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ جو حق بیان کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے خاموش رہیں مگر بہت ہیں جو حق کے کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور نہ حق کو بیان کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

زبان اور قلم سے کام لو

میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سستی کو چھوڑ دیں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک شخص کو زبان دی ہے۔ اس سے وہ حق پھیلانے کا کام لے اور جو لکھنا جانتے ہیں وہ زبان اور قلم سے کام لیں جن کو قلم سے کام لینا نہیں آتا وہ سیکھ سکتے ہیں۔ وہ کونسا کام ہے۔ جو کوشش کے بعد نہیں آ سکتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو قلم سے کام لے سکتے ہیں۔ وہ بھی نہیں لیتے۔

میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ پہلی دفعہ کا تو کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ مگر اب کہ امید رکھتا ہوں۔ کہ میرا کہنا رائیگاں نہ جائے گا۔ اور ہماری جماعت کے اہل قلم اس طرف توجہ کریں گے۔ میں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔

یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ہماری جماعت کے علماء مرکز ہی میں نہیں باہر بھی ہیں۔ مرکز والے بھی تحریر میں سست ہیں۔ انہیں خصوصیت سے سستی کو دور کرنا چاہیئے۔ پھر علماء سے مراد ظاہری علوم رکھنے والے ہی نہیں۔ بلکہ وہ بھی ہیں جو دینی علماء ہیں۔ اور خشیۃ اللہ رکھتے ہیں۔

بولنے اور لکھنے والوں کی کمی نہیں

میں ان سب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ وہ خاموشی کی عادت چھوڑیں۔ اور قلم سے کام لینے کی مشق کریں۔ ہماری جماعت کے ایسے لوگ جو دین کی اشاعت کا جوش رکھتے ہیں۔ ہر جگہ موجود ہیں۔ کوئی ضلع ایسا نہیں۔ جہاں ہماری جماعت کے پڑھے لکھے احباب نہ ہوں۔ عربی دان سبھی ہیں۔ اور اگر عربی دان نہ بھی ہوں۔ تو فارسی۔ اردو۔ انگریزی زبانیں جاننے والے ہیں۔ ان زبانوں کے ذریعہ وہ خدمت دین کر سکتے ہیں۔ مگر ان کو اس طرف توجہ نہیں۔ اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضامین لکھتے ہیں۔ یا وہ چند طالب علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں۔ اور مشق کر رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی مشق سے اچھے لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں۔ خاموش ہیں۔

ہر مضمون چھپنے کے قابل نہیں ہوتا

میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے۔ کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے۔ اور دیکھے۔ کہ کونسا مضمون درج ہونے کے قابل ہے۔ اور کونسا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے۔ اسے کرنے دو۔ اور اس کی جگہ نہ چھینو۔ اگر ایسا ہو۔ کہ جو کچھ کوئی لکھے۔ وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا۔ وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا۔ اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا۔ شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہیئے۔ مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے۔ کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو۔ جب وہ اس قابل ہوگا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا۔

مضمون نویسی کی مشق کا طریق

لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں۔ بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ تو تمہارے دوست ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ خوشی سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ سب ایسے نہیں۔ کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں۔ بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے۔ یا ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے۔

مجالس میں تبلیغ

اسی طرح لیکچروں کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ اور علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں تبلیغ کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام اصحاب کو کہتا ہوں۔ کہ جو بول سکتے ہیں۔ وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں۔ وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کر کے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہوگی۔ ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہیئے جو شخص مشق کر کے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا۔ وہ فتح کو قریب لائے گا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ مفید سامانِ اشاعت سے کام لے۔ تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو اور دینِ حق کی صداقت روشن ہو۔ اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔ اللّٰھم آمین۔

(منقول از اخبار الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۵ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اسلام کی خاطر قربانی کرنے کا جو عہد تم نے کر رکھا ہے اس کی یاد ہمیشہ تازہ رکھو!

فرمایا! (۱) اسلام کی حیثیت ایک یتیم اور لاوارث کی سی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ دنیا کی منڈی میں لایا۔ اور کہا کہ کوئی ہے۔ جو اس کی خریداری اور اس کی حفاظت کا ذمہ لے؟"

(۲) "دنیا کے لوگ جو بڑے اثر و رسوخ والے ہیں۔ انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ اس سے منہ موڑ لیا۔ اور سمجھا۔ کہ کون اس کی حفاظت کا ذمہ لے۔"

(۳) "مگر تم جو سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے ہو۔ تم نے اپنے آپ کو اس کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کے لئے پیش کیا۔ جب تم نے یہ ذمہ داری اپنے سر لی۔ اور اس کی حفاظت کا وعدہ کیا تو تم ان ذمہ داریوں سے آگاہ نہیں تھے۔ جو تم پر ڈالی گئی ہیں۔ تمہیں علم نہیں تھا۔ جو چیز تمہیں دی جا رہی ہے۔ اس کی اہمیت اور قدر و قیمت کیا ہے۔ بہر حال"

(۴) "جب اسلام کا یتیم تمہارے سامنے پیش کیا گیا۔ تو تم نے اس کی حفاظت کی حامی بھری۔"

(۵) "دنیا کے لوگوں نے قہقہہ لگایا۔ کہ کتنے بیوقوف ہیں یہ لوگ۔ گھر میں کھانے کو نہیں ہے۔ دوسروں کی حفاظت اور ان کی پرورش کی حامی بھر رہے ہیں۔ آسمان کے فرشتوں نے قہقہہ لگایا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ ان لوگوں کو علم نہیں۔ کہ وہ کتنی اہم ذمہ داری اپنے سر لے رہے ہیں۔"

(۶) "مگر عرش کے مالک خدا نے کہا۔ جن لوگوں نے سب سے پہلے لبیک کہا۔ وہ خواہ کتنے ہی حقیر اور نالائق ہوں۔ میں ان کی حفاظت کروں گا۔"

(۷) "تمہارے وہم میں بھی نہ تھا۔ کہ جس کی حفاظت کرنے کا تم نے وعدہ کیا ہے۔ اس کی حفاظت کرنے کی خاطر تمہیں کتنی قربانی کرنی پڑے گی۔ بہر حال"

(۸) "جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ تمہیں اپنے وعدے کی اہمیت اور اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا چلا گیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ جوں جوں یہ یتیم بڑھتا اور ترقی کرتا جائے گا۔ تمہاری ذمہ داریاں بھی بڑھتی چلی جائیں گی۔ جب تم اپنی گردنیں تلواروں کے سایہ تلے رکھ کر ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پورے اترو گے تو پھر ہی خدا تعالیٰ کے حضور تم مستحق ہو گے اس امر کے کہ وہ اپنی حفاظت اور نصرت کے وعدے کو پورا کرے۔"

(۹) "پس آج تم یہاں پر اس لئے جمع ہوئے ہو۔ تا اپنی قربانی کی یاد تازہ کرو۔ اور اپنے رب کے حضور یہ عرض کر سکو۔ کہ اے ہمارے رب بیشک جب ہم نے اسلام کی حفاظت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی خدمت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت ہمیں اپنے اس وعدہ کی اہمیت و عظمت کا کما حقہٗ احساس نہ تھا۔ لیکن"

(۱۰) "آج بھی جبکہ اس کی اہمیت واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہماری ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں۔ اور تیرے دین کی عظمت قائم کرنے کی خاطر ہم ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔"

(۱۱) "آج تم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہو۔ کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ کر کہے اے میرے کمزور بندو!! پہلے بے شک تم اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ نہ تھے۔ لیکن چونکہ تم آج بھی جبکہ تمہاری ذمہ داریاں اور تمہارے بوجھ تم پر واضح ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے وعدہ پر قائم ہو۔ اس لئے میں بھی اپنے عہد کو پورا کروں گا۔ تمہاری حفاظت کروں گا۔ اور تم کو وہ کچھ دوں گا جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔"

اوپر کا اقتباس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اختتامی تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم کے دو بند درج ہیں۔

بادۂ عرفاں سے تیری ان کے سر مخمور ہیں
جذبۂ الفت سے تیرے ان کے دل معمور ہیں
ان کے سینوں میں اٹھا کرتے ہیں طوفاں رات دن
وہ زمانہ بھر میں دیوانے ترے مشہور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

طاقت و قوت کے مالک ان کا منہ کرتے ہیں بند
دین کی گدی کے وارث پھینکتے ہیں ان پہ گند
وہ ہر اک صیاد کے تیروں کا بنتے ہیں ہدف
جس کا بس چلتا ہے پہنچاتا ہے وہ ان کو گزند
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

بند کر کے آنکھ دنیا کی طرف سے آج وہ
رکھ رہے ہیں تیرے دیں کی سب جہاں میں لاج وہ
تیری خاطر سہہ رہے ہیں ہر طرح کی ذلتیں
پر ادا کرتے نہیں شیطاں کو ہرگز باج وہ
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

جن کو سمجھی تھی برا دنیا وہی تیرے ہوئے
شیر کی مانند اٹھے ہیں وہ اب بپھرے ہوئے
نام تیرا کر رہے ہیں ساری دنیا میں بلند
جاں ہتھیلی پر دھرے سر پر کفن باندھے ہوئے
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں"

جاں ہتھیلی پر رکھ کر اور سر پر کفن باندھ کر جانے والوں کے سال رواں کے ابتدائی اخراجات بھی تحریک جدید ابھی نہیں ادا کر سکی۔ اس لئے کہ آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ سو فی صدی ادا نہیں کیا۔ اب اس ماہ میں سو فی صدی پورا کریں۔ اگر آپ کا انیس سالہ حساب میں سے بھی کچھ بقایا ہے۔ تو وہ بھی اسی غرض کے لئے ہے، آپ اسی ماہ میں ادا کریں۔ تا نام فہرست انیس سالہ سے کٹ نہ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

ہر قسم کے چندہ جات کی رقوم جو بذریعہ منی آرڈر بیمہ یا چیک احباب بھجواتے ہیں۔ اس میں اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھا جایا کرے کہ ایڈریس میں کسی مرکزی عہدیدار کا نام نہیں لکھا جانا چاہیئے۔ صرف عہدہ درج ہونا کافی ہوتا ہے۔

اوّل تو ایسی تمام رقوم صرف افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے ایڈریس پر آنی چاہئیں۔ اگر کسی وجہ سے ناظر بیت المال یا محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوانی ضروری ہوں تو اس کے ساتھ کسی کا ذاتی نام درج نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ذاتی نام ساتھ درج ہونے کی وجہ سے چندہ جات کی ایسی رقوم کے داخل خزانہ ہونے میں دیر اور کوپن جاری ہونے میں التوا پیدا ہو کر احباب کی پریشانی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح خط و کتابت میں بھی ذاتی نام اس وقت تک نہ لکھا جائے جب تک کہ کسی معاملہ کی طرف ناظر یا کسی دوسرے افسر کی ذاتی توجہ مبذول کرانے کی ضرورت ہو۔ ورنہ افسر متعلقہ کے دورہ پہ ہونے یا کسی دوسری وجہ سے غیر حاضر ہونے کے باعث چٹھیوں کے جواب دینے میں غیر معمولی دیر ہو جانے کا امکان ہے۔ ناظر بیت المال ربوہ

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

پندرہ روزہ تربیتی کلاس ۲ شوریٰ خدام الاحمدیہ ۵۴ء کے فیصلہ کے مطابق امسال موسم گرما میں ۱۳ اگست تا ۲۸ اگست ۵۵ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس کلاس کے لئے ایسے نمائندے آنے چاہئیں جو سمجھ دار ہوں اور کم از کم مڈل پاس ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں تاکہ واپس جا کر اپنے مقام کے دیگر خدام کو جو انہوں نے سیکھا ہے سکھا سکیں۔

تربیتی کلاس کے انعقاد تک جو مجالس سالانہ اجتماع کا چندہ سو فیصدی ادا کر دیں۔ تو دو سو یا سو کی کسر پہ ایک نمائندہ بغیر خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ ورنہ ہر مجلس کو اپنے نمائندے کا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ لیکن اگر کسی مجلس کا چندہ سالانہ اجتماع کلاس تک سو فیصدی ادا ہو جائے تو مجلس مرکزیہ تربیتی کلاس میں اس مجلس کے شامل ہونے والے کا خرچ واپس کر دے گی۔

ہر مجلس کو کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ اگر یکم اگست ۱۹۵۵ء تک مرکز میں کم از کم بیس بیرونی نمائندگان کے آنے کی اطلاع مل گئی تو کلاس جاری کی جائے گی۔ جملہ مجالس یکم اگست سے قبل اپنے نمائندہ کے نام سے اطلاع ضرور دیں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

درخواستیں مجوزہ فارم میں جو پرنسپل صاحب کے دفتر سے اصالتاً یا بذریعہ لفافہ بھیج کر ملتی ہے۔ ۵/۸ اگست تک مطلوب ہیں۔ خواتین کے لئے پانچ سیٹیں ہیں۔ شرائط:- الف۔ ایس۔ سی میڈیکل سیکنڈ ڈویژن۔ باشندہ پنجاب۔ سرحدی صوبہ بمعہ قبائلی علاقہ۔ بلوچستان۔ ریاستہائے بہاولپور۔ جموں و کشمیر وغیرہ۔ بغرض تفصیلات و کورسز پراسپکٹس قیمتی ۱۲/۱ روپیہ علاوہ محصول ڈاک سپرنٹنڈنٹ پنجاب گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ملتا ہے۔ درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہونے لازم ہیں۔

(۱) سند الف۔ ایس۔ سی میڈیکل (۲) سرٹیفکیٹ دربارہ حاصل کردہ مضمون وار نمبر۔ (۳) سند میٹرک (۴) ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۵) تصدیق تحصیلدار ڈی۔ سی دربارہ سکونت۔ (سول لاہور ۱۵/۷/۵۵)

داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد سندھ

ایک سیٹ پنجاب کے لئے ہے۔ درخواستیں بنام ڈائریکٹر صاحب ہیلتھ سروسز پنجاب ۲۱/۷/۵۵ تک پہنچنی لازم۔ مطلوبہ کوائف۔ عمر۔ ڈویژن۔ نمبر حاصل کردہ کالج جس میں تعلیم پائی۔ شرط الف۔ ایس۔ سی میڈیکل۔ (سول لاہور ۱۶/۷/۵۵) نظارت تعلیم و تربیت ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چودھری میراں بخش صاحب یرقان کی بیماری میں مبتلا ہو کر مورخہ ۱۴/۷/۵۵ بروز جمعرات بوقت شام ۷۲ سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں صرف کیا۔ اور جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات کا بحیثیت پریذیڈنٹ اور دیگر حیثیات کام کیا۔ (عطاء اللہ پسر چودھری میراں بخش شیخ پور ضلع گجرات)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے؟

”میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ اس طریق پہ کام کریں۔ میری اس سکیم پہ جس حد تک کام کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور میری وہ سکیم سکڑ سکڑ کر تِل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹہ کا اہتمام کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ روزانہ آدھ گھنٹہ مشکل ہے ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقار عمل منانا مشکل ہے اگر پندرہ دن کے بعد وقار عمل کر لیا جائے تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد خدام اکٹھے نہیں ہو سکتے اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو خدام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی۔ اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقار عمل منانا کافی سمجھا گیا۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقار عمل منایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سال میں پانچ دن وقار عمل کیا جاتا ہے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ سال میں صرف پانچ دن ہاتھ سے کام کرنے سے کیا عادت پیدا ہو سکتی ہے؟ وہ مقصد جو میرے مدّ نظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو۔ اور کسی کام کو کرنے میں عار محسوس نہ کی جائے۔ وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا۔“

(فرمودہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بر موقع سالانہ اجتماع ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خیمے کا سامان

سالانہ اجتماع کے موقع پہ خدام اپنے خیمے بنا کر رہتے ہیں۔ ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ دو بڑے کھیس یا دو دو تہیاں۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں۔ رسی یہ سامان خدام کو اپنے ساتھ لانا چاہیئے۔ اجتماع کے موقعہ پہ مقامی طور پہ یہ چیزیں نہیں مل سکیں گی۔ اس کا پہلے سے انتظام ضروری ہے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم ملک فضل دین صاحب کلرک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ملک فضل احمد برادر ملک فضل الدین صاحب

(۲) عاجز کے مکان اور دوکان کے سلسلہ میں مقدمات عدالت اور لے میں پہنچے ہوئے ہیں جن کی فیصلہ کی تاریخ ۲/۸/۵۵ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب پریشانیاں دور فرما دے۔ آمین

گلزار احمد راجپوت رنگو چنیوٹ

(۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم اسلام دماغی عارضہ کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب از راہ کرم عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبدالصمد کورنگی کراچی

(۴) عزیز عبدالحمید تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ تشنج بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان دارالامان سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد الدین (مانبجہ) گول بازار ربوہ

مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کو الحاق کے فیصلہ کا اختیار حاصل نہیں

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے صدر مسٹر محی الدین نے کہا۔ کہ نام نہاد دستور ساز اسمبلی کو عوام کی طرف سے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اور نہ ہی یہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ مسٹر محی الدین نے سری نگر میں بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ الفاظ کہے۔ پنڈت پنت نے کہا تھا۔ کہ دستور ساز اسمبلی جمہوری طریق سے قائم کی گئی تھی اور اس نے جو فیصلہ کیا۔ وہ حتمی ہے۔ پولیٹیکل کانفرنس کے صدر نے کہا۔ کہ بھارت کے وزیر داخلہ کے بیان میں قطعاً صداقت نہیں۔ اور نہ ہی کشمیر کی اسمبلی جمہوری طریق سے معرض وجود میں آئی۔ اور اس کا ایک رکن بھی منتخب نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ جب اسمبلی کی تشکیل کی جا رہی تھی۔ مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً چار سو لیڈر جیلوں میں بند پڑے تھے۔ اور خوف و ہراس کی لہر ہر طرف دوڑ رہی تھی۔ انہوں نے کہا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جموں پرجا پریشد نے انتخابات سے اپنے تمام امیدواروں کے نام واپس لے لئے۔ اور برسر اقتدار افراد نے دھونس۔ دھاندلی اور بدانتظامی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اور جب اس کا اجلاس ہوا۔ تو پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے اسے کٹھ پتلی ادارے کا نام دیا۔

کروڑوں روپے کا سونا ناجائز طور پر پاکستان لایا جا رہا ہے

یہ سونا مشرقی بنگال سے بھارت بھیج دیا جاتا ہے

کراچی ۱۸ جولائی۔ پاکستان بننے پر صورت حال کے ساز گار ہونے کی وجہ سے سونے کی سمگلنگ زوروں پر ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرق اوسط اور پاکستان کے چند خفیہ ادارے کروڑوں روپیہ کا ناجائز کاروبار کر رہے ہیں۔ پاکستان میں سرکاری طور پر سونے کی درآمد ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہت سا سونا ہر سال ناجائز طریقہ سے درآمد کیا جا رہا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرق اوسط سے ناجائز طور سے درآمد کردہ اس سونے سے ہر سال تیس کروڑ کی مالیت کا سونا مشرقی بنگال بھیجا جا رہا ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ کی مالیت کا سونا مقامی ضروریات کے لئے رکھ لیا جاتا ہے۔ اور باقی بھارت کو برآمد کیا جاتا ہے۔ مشرقی بنگال سے سونے کی برآمد کی وجہ سے پاکستان کی معیشت پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی غیر سرکاری مارکٹ میں پاکستانی روپیہ کی قیمت کافی حد تک گر گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے ڈھائی لاکھ ٹن گندم خریدی ہے

لاہور ۱۸ جولائی۔ حکومت پنجاب نے ڈھائی لاکھ ٹن گندم کی خریداری کی جو مہم شروع کی تھی۔ وہ مکمل ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خریداری کی مہم جو دو ماہ قبل یعنی ۱۵ مئی کو شروع کی گئی تھی۔ بہت کامیاب رہی۔ اضلاع منڈیوں میں کاشتکاروں اور زمینداروں کی وجہ سے گندم کا غیر معمولی رش ہو گیا تھا۔ ملتان اور لائل پور کے اضلاع سے تمام گندم کا دو تہائی حصہ فراہم کیا گیا ہے۔ گندم کی خریداری کی مہم کے دوران یہ دونوں ضلعے دوسرے تمام اضلاع پر سبقت لے جاتے رہے۔ صوبے میں گندم کی خریداری کی مہم جاری رہے گی۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ اب حکومت پنجاب مرکز کی طرف سے آزاد کشمیر اور دوسرے علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گندم خریدے گی۔

ریلوے ملازمین کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے وسیع پروگرام

ملتان ۱۸ جولائی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی انتظامیہ مغربی پاکستان بھر میں اپنے ۹۳۳۰۰ ملازمین کے لئے بہتر طبی امداد پہنچانے کی غرض سے طے شدہ پروگرام کے تحت کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اہم اور قابل ذکر ترقی کوئٹہ میں ایک سو بستروں پر مشتمل سردار بہادر خاں تپ دق سینی ٹوریم کی تعمیر ہے۔ اور اس پر تقریباً ۱۶ لاکھ روپے خرچ آئے۔ سینی ٹوریم ہی توسیع کر کے اس میں ۱۲۴ بستر لگائے جا رہے ہیں۔ نیز لاہور میں کیرنز ہسپتال کے ساتھ تپ دق کے ایک خاص وارڈ کی تعمیر کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔

عازمین حج کے لئے خاص ہوائی جہاز

کراچی ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۶۵۰ عازمین حج کے لئے دوسری کمپنیوں کے جو خاص جہاز حاصل کئے گئے ہیں۔ کل آدھی رات کے بعد کراچی سے جدہ کے لئے ان کی پرواز شروع ہو جائے گی۔ ٹراویل ایجنٹوں کو ان جہازوں کی پرواز کا انتظام سپرد کر دیا گیا ہے۔؎

؎ ان جہازوں میں جو عازمین جدہ جائیں گے سعودی عرب کے ہوائی جہازوں میں واپس کراچی آئیں گے۔ ان جہازوں کا کرایہ کم کر کے گیارہ سو روپے رکھا گیا ہے۔

سرحد میں رشید وزارت برطرف کر دی گئی

سردار بہادر خاں نے نئی کابینہ بنانے کی دعوت قبول کر لی

لاہور ۱۹ جولائی۔ سرحد کے گورنر خان قربان علی خاں نے سرحد کی رشید وزارت کو برطرف کر دیا ہے۔ گورنر سرحد نے سردار بہادر خاں کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی۔ جو انہوں نے قبول کر لی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار بہادر خاں مری سے پشاور پہنچ گئے ہیں۔ خیال ہے۔ نئی کابینہ کے ارکان کل حلف وفاداری اٹھائیں گے۔ سردار عبد الرشید کی وزارت پانچ ارکان پر مشتمل تھی۔ اور ۱۹۵۳ء میں قائم ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبد الرشید نے سرحد مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ۲۰ جولائی کو ایبٹ آباد میں طلب کیا تھا۔ اسے پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی کی ہدایات پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سرحد وزارت کی برطرفی کے متعلق جو مختصر سا سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں صرف اس قدر لکھا گیا ہے۔ کہ گورنر سرحد کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۵۱ کی رو سے جو اختیارات حاصل ہیں۔ ان کے تحت سردار عبد الرشید خاں اور ان کی کابینہ کے دوسرے ارکان کو ان کے عہدوں سے فی الفور برطرف کیا جاتا ہے۔

معتبر سیاسی حلقوں میں نئی وزارت کے سلسلہ میں ارباب نور محمد اور سالار ایوب خان کے نام لئے جا رہے ہیں۔ اور یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ سابقہ وزارت میں سے مسٹر ایم آر کیانی کو لیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سرحد نے ایسے سرکاری افسروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو مغربی پاکستان کے ایک یونٹ میں ادغام کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ خیال ہے۔ ایسے افسروں کے خلاف بہت جلد کارروائی کی جائے گی۔

دستوریہ میں بلوچستان ریاستی یونین کے نمائندہ

کوئٹہ ۱۹ جولائی۔ مجلس دستور ساز پاکستان میں بلوچستان کی ریاستی علاقوں کی واحد نشست سے مکران کے والی نواب میر بائی خان کو نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ریاستی یونین کی کونسل کے یہاں ایک اجلاس میں کئی مرکزی قوانین کے بلوچستان پر اطلاق کو بھی منظور کر لیا اور بعض اہم ریاستی معاملوں سے متعلق متفقہ فیصلے کئے۔

"مشرق و مغرب کے مسائل ایسے نہیں کہ حل ہی نہ ہو سکیں" (آئزن ہاور)

جینوا ۱۹ جولائی۔ کل یہاں چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ پوٹسڈم کی کانفرنس (۱۹۴۵ء) کے بعد مشرق و مغرب کی سطح پر یہ پہلی اعلیٰ سطحی کانفرنس ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کل یہاں کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ کانفرنس میں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جو بین الاقوامی کشیدگی کو کم کرنے کا باعث ہو۔ آپ نے کہا روس اور مغربی ممالک کے نظریات میں اختلافات کا یہ مطلب نہیں۔ کہ سمجھوتا ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں۔ کہ ان پر کوئی سمجھوتا ہی ہو سکے۔ ہم تصفیہ طلب مسائل کا حل ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر موجودہ ساز گار فضا برقرار رہی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہمیں کامیابی نصیب نہ ہو۔

پاکستانی کوہ پیماؤں نے چوٹی سر کر لی

راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ "پاک الپائنسٹ کلب" کے کوہ پیماؤں نے ریاست سوات میں مونٹ گوجر نامی ۲۰۱۵۰ فٹ بلند چوٹی سر کر لی ہے۔ کوہ پیماؤں نے یہ چوٹی ۹ جولائی کو سر کی۔ چوٹی پر پہنچنے والے کوہ پیماؤں نے چوٹی پر پاکستانی پرچم لہرایا۔ وہ تین منٹ تک چوٹی پر رہنے کے بعد نیچے اتر آئے۔

سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے کا کام

ملتان ۱۹ جولائی۔ سوئی گیس ملتان تک لانے کے لئے ۱۸۸ میل لمبی پائپ لائن بچھانے کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ ملتان سے یہ گیس ڈیرہ غازی خاں کے راستے لاہور بھیجی جائے گی۔ سوئی سے ملتان تک پائپ لائن بچھانے پر پچاس لاکھ پونڈ خرچ آئے گا۔ بعد میں معدنی گیس پائپ لائنوں کے ذریعے منٹگمری لاہور اور لائل پور لے جائی جائیگی۔ ملتان یا مظفر گڑھ کے ضلع میں سوئی گیس سے چلنے والا ایک بہت بڑا بجلی گھر تعمیر کیا جائیگا۔ ؎

؎ یہ معدنی گیس صنعت کاروں اور دوسرے گھریلو صارفین کو دوسرے ایندھنوں کے مقابلے میں ارزاں نرخوں پر فراہم کی جائے گی صنعتوں میں اس گیس کے استعمال سے مصارف پیداوار کم ہو جائیں گے۔

کئی لاکھ روپے کی مالیت کا ناجائز کپڑا پکڑا گیا

لاہور ۱۹ جولائی ۔ اینٹی سمگلنگ سٹاف نے کل پانچ مختلف مقامات پر چھاپے مار کر کئی لاکھ روپے کی مالیت کا ناجائز سامان برآمد کیا ہے ۔ ضبط شدہ سامان میں کپڑا ۔ الائچی ۔ کتھہ اور گرم مصالحے وغیرہ شامل ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اشیا ناجائز طور پر ہندوستان سے درآمد کی گئی تھیں ۔ اس سلسلہ میں بعض گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں ۔

معلوم ہوا ہے لاہور ۔ لائلپور ۔ سرگودھا ۔ چنیوٹ سیالکوٹ ۔ حافظ آباد کے ڈاکخانوں میں کئی ایسے پارسل پڑے ہیں جو مشرقی پاکستان سے مختلف افراد کے نام موصول ہوئے ہیں ۔ ان پارسلوں میں ہندوستان سے ناجائز طور پر درآمد شدہ کپڑا بند ہے ان پارسلوں پر جن افراد کا پتہ لکھا ہوا ہے ان کا کوئی پتہ نہیں چل رہا ۔ ایسے پارسلوں کی تعداد چھ سو ہے اور ان میں بند کپڑے کی قیمت کئی لاکھ روپے بیان کی جاتی ہے ۔

الفضل کا خاص نمبر

عید کے مبارک موقعہ پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعدد فوٹو ہوں گے ۔ اشتہار دینے والے اصحاب اپنے لئے جگہ ریزرو کروالیں ۔ نیز ایجنٹ حضرات زائد تعداد سے اطلاع دیں !

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ